گئی ہے۔

ہماری گزارش ہے کہ حکمران اپنے اخراجات کم کر کے قوم کو اس بوجھ سے نکالیں اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو ملک کو نا قابل تلافی نقصان پہنچے گا۔

توہین رسالت کا ملزم، ڈاکٹر اختر حمید خان

ان دنوں سیشن جج ساہیوال کی عدالت میں توہین رسالت کا ایک مشہور مقدمہ زیر سماعت ہے۔ پاکستان کا ایک سابق بیوروکریٹ ڈاکٹر اختر حمید خان اس مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ ملزم نے ۱۹۸۸ء میں ایک بھارتی جریدے کے نمائندے کو انٹرویو دیا جو ہفت روزہ تکبیر کراچی نے اپنی ۱۹ مئی ۱۹۸۸ء کی اشاعت میں شائع کیا۔ اس انٹرویو میں ملزم نے قرآنی احکامات کا مذاق اڑایا اور شانِ رسالت میں گستاخیاں کیں۔ ملزم اتنا بااثر ہے کہ اس پر کوئی مقدمہ ہی درج نہیں کرتا تھا۔ بڑی کوشش سے مقدمہ درج ہوا تو عدالت کی طرف سے اشتہاری قرار پانے کے باوجود اسے حکومت گرفتار نہ کر سکی۔ گزشتہ دنوں امریکہ میں پاکستانی سفیر بیگم عابدہ حسین نے "دی نیشن" کو اپنے انٹرویو میں بتایا کہ امریکی محکمہ خارجہ کے ڈائریکٹر انسانی حقوق نے انہیں امریکی حکومت کی طرف سے اختر حمید خان کے معاملہ میں تشویش سے آگاہ کیا ہے۔ امریکی حکومت کا کہنا ہے کہ اختر حمید خان انسانی حقوق کے حوالے سے عالمی شہرت یافتہ شخصیت ہیں۔ اختر حمید کیا ہیں اور کیا نہیں؟ اس کا فیصلہ عدالت کو کرنا ہے۔ لیکن عابدہ حسین نے امریکہ کے کہنے پر یہاں کے دانشوروں سے اپیل کی کہ وہ اس مقدمہ کو ختم

کرانے کیلئے حکومت پر عوامی دباؤ ڈالیں۔ اور پنجاب حکومت نے اس دباؤ کا شکار ہو کر مقدمہ واپس لینے کی درخواست بھی الت میں دائر کر دی۔ جسے سیشن جج ساہیوال نے مسترد کر کے ملزم کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کرنے کا حکم صادر ۔مگر ابھی تک حکومت ملزم کو گرفتار نہیں کر سکی۔ پیشہ ور دانشوروں میں منو بھائی جب بھی اپنے "گریبان" میں جھانکتے ہیں یں اختر حمید خان نظر آجاتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ملزم کو عدالت میں حاضر ہو کر اپنی صفائی پیش کرنی چاہیے۔ اور یہی اس کے لئے بہتر ہے۔ عابدہ حسین نے امریکی دباؤ کا ذکر کر کے عدلیہ کے وقار کو مجروح کیا ہے۔ حکومت ملزم کو گرفتار اور اپنے فیصلے کی بجائے عدالتی فیصلہ کو ترجیح دے۔

ستار طاہر مرحوم کی آخری تحریر

ممتاز صحافی، مترجم، کہانی نویس اور دانشور ستار طاہر عید کے روز لاہور میں انتقال کر گئے انہوں نے بے شمار انگریزی کتابوں کے تراجم کئے۔ ان دنوں "ماہنامہ قومی ڈائجسٹ" سے وابستہ تھے۔ حال ہی میں انہوں نے ایک ایرانی نژاد لڑکی شہلا حائری (جو کسی آیت اللہ کی نواسی ہے) کی کتاب "LAW OF DESIRE" کا اردو ترجمہ "چاہت کا قانون" کے نام سے کیا جو قومی ڈائجسٹ مارچ ۱۹۹۳ء کے شمارے میں شائع ہوا اس کتاب میں ایرانی معاشرے میں متعہ جیسے رسوائے زمانہ اور کافرانہ عمل بد کی تصویر کشی ایک ایرانی لڑکی نے ،، کی ہے۔ ستار طاہر مرحوم کا یہ بڑا کارنامہ ہے کہ انہوں نے اس کتاب کو عام قاری تک پہنچا دیا، اس سے قاری خود فیصلہ کر سکے گا کہ متعہ باز معاشرہ اسلامی معاشرہ نہیں کہلا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ستار طاہر کی مغفرت فرمائے۔ اور اُن کی لغزشوں کو معاف فرمائے۔ آمین